معافی کی تسلی

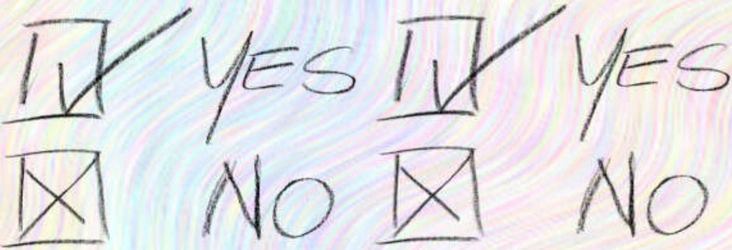

معافی کی تسلی

māfī kī tasallī

How Can We be Certain That Our Sins Have Been Forgiven?

by W. Miller
(Urdu—Persian script)

© 2019 MIK

published and printed by
Good Word, New Delhi

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

کیا آپ کو معافی کی تسلی ہے؟

عزیز قاری، آپ نے ضرور کبھی نہ کبھی حق تعالیٰ سے درخواست کی ہو گی کہ وہ آپ کے گناہ معاف کرے اور آپ کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ لیکن کیا آپ کو پکا یقین ہے کہ باری تعالیٰ نے آپ کو معاف کر دیا ہے؟ کیا کبھی کبھار آپ کے دل میں خیال آتا ہے کہ میرے گناہ اِتنے زیادہ ہیں کہ اللہ مجھے کبھی بھی معاف نہیں کرے گا؟

سپاہی کی نااُمیدی

ایک جنگ کے دوران چند سپاہیوں نے ایک گاؤں کو آگ لگا دی۔ جب بے چارے دیہاتی اپنی جان بچانے کے لئے اپنے جلتے ہوئے گھروں کو چھوڑ کر بھاگنے لگے تو سپاہی اُنہیں اپنی بندوقوں کا نشانہ بنانے لگے۔

اچانک ایک بوڑھی عورت کسی سپاہی کی طرف لپک کر ایک چھوٹے بچے کو اُس کے قدموں میں ڈال دیا اور چِلّا کر کہا، ”اِسے گولی مارو لیکن یاد رکھو، اللہ اُن سے جو اُس کی مخلوق کو قتل کرتے ہیں کبھی خوش نہیں ہوتا۔“

سپاہی نے ڈر سے سسکتے اور بلکتے ہوئے بچے کو اپنے قدموں میں پڑے ہوئے دیکھا تو وہ دم بخود رہ گیا۔ اچانک اُسے اپنی کاروائی سے گھِن آنے لگی۔ چند لمحوں بعد جب اُس کے ہوش و حواس قائم ہوئے تو اُس نے عورت سے کہا، ”اپنے بچے کو اُٹھا لو۔ خدا کی قَسم، اب سے مَیں کسی کو قتل نہیں کروں گا۔“

اِس تجربے سے سپاہی کی آنکھیں کھل گئیں، اور وہ اپنے گناہوں کی سختی محسوس کرنے لگا۔ وہ چِلّا اُٹھا، ”خدا مجھ جیسے قاتل کو کیسے معاف کرے گا ؟“ اُس کے دن رات اِسی میں گزرنے لگے، اور وہ سخت مایوس ہو گیا۔ وہ مدد کے لئے اللہ سے دعا کرنا چاہتا تھا مگر اُس کے گناہوں کی یاد نے گویا اُس کے ہونٹ سی دیئے تھے۔ بار بار اُسے یہی خیال ستاتا، ”روزِ قیامت کو مَیں عادل و پاک پروردگار کے سامنے کیسے کھڑا ہو سکوں گا ؟ موت کے بعد میرے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے گا ؟“ اب اُس کی روحانی اذیت ناقابلِ برداشت ہو چکی تھی۔

کیا آپ کو یقین ہے کہ خدا آپ کے گناہ معاف کر دے گا ؟ بے شک آپ نے اُس سپاہی کی طرح بے قصوروں کو قتل تو نہیں کیا ہو گا، لیکن کیا آپ ایمانداری سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ مَیں بے گناہ ہوں ؟

کوئی بھی معافی کے لائق نہیں

کلامِ الٰہی میں مرقوم ہے کہ نہ صرف قاتل ہی بلکہ جو اپنے بھائی پر غصے ہو وہ عدالت کی سزا کے لائق ہے۔ جو اُسے احمق کہے گا وہ آگ کے جہنم کا سزاوار ہو گا۔ کیا آپ کبھی اپنے بھائی پر غصے ہوئے ہیں؟ کلامِ الٰہی میں یہ بھی لکھا ہے کہ زناکاری کا مطلب صرف یہ نہیں کہ کسی غیرعورت کے ساتھ ناجائز تعلقات ہی قائم ہوں بلکہ کسی غیرعورت کی خواہش بھی زناکاری ہے۔ کیا آپ نے کبھی اپنے دل میں زنا کاری کی ہے؟ ہم سب کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ہم نے گناہ کیا ہے۔ اے خدا، ہم پر رحم کر۔

معافی مانگنا ناکافی ہے

لیکن سوال یہ بھی ہے کہ کیا اللہ توبہ اور معافی مانگنے پر ہمیں معاف کر دے گا ؟ ہم جانتے ہیں کہ خدا رحیم ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ عادل بھی ہے۔ اگر اللہ

تعالیٰ ہر قاتل، زناکار اور دوسرے مجرم کو اُن کے توبہ کرنے پر معاف کر دے تو اُس کا عدل کہاں جائے گا؟ کیا کوئی عادل منصف کسی قاتل کو اُس کے اِس اقرار پر چھوڑ دے گا کہ اُس نے توبہ کی ہے اور آئندہ قتل نہیں کرے گا؟ نہیں، عدل کا تقاضا ہے کہ جرم کی سزا دی جائے۔ اِسی وجہ سے شریعت فرماتی ہے کہ گناہ کی سزا موت ہے۔ نہ صرف قاتل ہی موت کا مستحق ہے بلکہ جس سے بھی گناہ سرزد ہوا ہے وہ موت کا سزاوار ہے، خواہ وہ گناہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ۔

اللہ کو خوش رکھنا ناکافی ہے

دل میں سب جانتے ہیں کہ وہ اللہ کی سزا کے لائق ہیں۔ نتیجتاً وہ اللہ کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ اُنہیں معاف کرکے احساسِ جرم سے رہائی اور اُن کے پریشان دلوں کو تسلی بخشے۔ بعض اوقات لوگ کسی جانور مثلاً گائے یا بکرے کی قربانی اِس اُمید پر چڑھاتے ہیں کہ اللہ اِس جانور کی زندگی کو اُن کی اپنی زندگی کے بدلے میں قبول کرکے اُنہیں معاف کر دے گا۔ جو امیر ہیں وہ سخاوت کے کام کرتے ہیں۔ وہ غریبوں کو خیرات دیتے، دیگیں چڑھاتے، سکول بناتے یا ہسپتال بنواتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ

اُن کے کاموں کو دیکھ کر اُن پر رحم کرے اور اُنہیں بخش دے۔ بعض اپنے گھر بار کو چھوڑ کر گوشہ تنہائی اختیار کر لیتے ہیں۔ وہ جنگلوں یا غاروں میں رہتے ہیں یا درویش بن کر اِدھر اُدھر پھرنے لگتے ہیں۔ بعض مقدس مقامات کی زیارت کرتے وقت پیدل یا اپنے گھٹنوں پر چل کر جاتے ہیں کہ شاید اللہ کو اُن کی یہ ریاضت پسند آئے اور اُن کے گناہ بخش دیئے جائیں۔ کچھ لوگ رات دن عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ وہ دعا مانگتے اور روزے رکھتے ہیں۔ بعض تو اپنے جسموں کو بھی طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں کہ شاید اللہ اُن پر رحم کر کے معاف کر دے۔ لیکن خواہ وہ کچھ بھی کریں، کیا معافی کے اِن متلاشیوں میں سے کوئی بھی یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ نے مجھے معاف کر دیا ہے؟ خدا بے انصاف منصف نہیں ہے کہ اُسے رشوت دے کر خریدا جا سکے۔ اللہ کو خواہ کتنا ہی قیمتی تحفہ کیوں نہ دیں تو بھی ہم اپنے گناہ کا کفارہ ادا نہیں کر سکتے۔

معافی کی تلاش

اُس سپاہی سے کیا ہوا جو بہت سے بے گناہوں کو قتل کرنے کے باعث احساسِ جرم میں مبتلا تھا؟ اُس نے معافی حاصل کرنے کے لئے کیا کِیا؟ وہ

فوج سے استعفیٰ دے کر درویش بن گیا۔ وہ تپتی ہوئی دھوپ میں گاؤں گاؤں پھرنے لگا کہ شاید اِس طرح مَیں اللہ کی تلاش کی پیاس بجُھا سکوں۔ بالآخر ایک اسٹیشن پر اُس کی ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جس نے اُس کی راہنمائی کی۔ تب اُس نے اُس روحانی چشمے سے پیا جس سے اُسے معافی، اطمینان اور نئی زندگی مل گئی۔ وہ زندگی بخش چشمہ کیا تھا ؟

جس آدمی سے اُس کی اسٹیشن پر ملاقات ہوئی تھی وہ اُسے ایک گاؤں میں لے گیا جس میں حضرت عیسیٰ کے چند پیروکار رہتے تھے۔ اُن سے اُسے معلوم ہوا کہ

- خدا عادل ہے، اِس لئے وہ مجھے اُس وقت تک معاف نہیں کرسکتا جب تک میرے گناہوں کا مناسب کفارہ نہ دیا جائے۔
- چونکہ انسان اِس قسم کا کفارہ ادا کرنے سے قاصر ہے اِس لئے اللہ نے خود ہی اِس کا انتظام کر دیا۔ تمام کائنات میں صرف ایک ہی ہستی اِتنی نیک اور عظیم تھی جو تمام جہان کے گناہوں کا کفارہ ادا کر سکے اور یہ ہستی حضرت عیسیٰ تھے۔
- حضرت عیسیٰ پر ایمان لانے سے میرے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

یوں انجیل جلیل میں مرقوم ہے،

> اللہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ (یوحنا 16:3)

یہ بھی لکھا ہے،

> اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ وفادار اور راست ثابت ہو گا۔ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر کے ہمیں تمام ناراستی سے پاک صاف کرے گا۔...ایک ہے جو خدا باپ کے سامنے ہماری شفاعت کرتا ہے، عیسیٰ مسیح جو راست ہے۔ وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ دینے والی قربانی ہے، اور نہ صرف ہمارے گناہوں کا بلکہ پوری دنیا کے گناہوں کا بھی۔
>
> (انجیل مقدس، 1یوحنا 1:9؛ 2:1-2)

ہم سب موت کے حق دار ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ نے ہمارے بدلے میں کفارہ دیا۔ اُنھوں نے اپنی جان ہمارے بدلے میں صلیب پر دی تاکہ جو اُن پر ایمان لائے وہ معافی حاصل کرے۔ واقعی یہ ایک عظیم خوش خبری ہے۔

جب اُس سابق سپاہی نے سنا کہ حق تعالیٰ نے مجھے دوزخ سے بچانے کے لئے کیا کچھ کیا ہے تو وہ حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آیا۔ نتیجتاً اُس کا احساسِ جرم جاتا رہا اور اُس کے پریشان دل کو اطمینان مل گیا۔ اب وہ کہہ سکتا تھا،

> مبارک ہے وہ جس کے جرائم معاف کئے گئے، جس کے گناہ ڈھانپے گئے ہیں۔ مبارک ہے وہ جس کا گناہ رب حساب میں نہیں لائے گا۔۔۔مَیں بولا، "مَیں رب کے سامنے اپنے جرائم کا اقرار کروں گا۔" تب تُو نے میرے گناہ کو معاف کر دیا۔
>
> (زبور شریف 32:1-2،5)

کیا ہم نے معافی کو آسان بنا دیا ہے؟

بعض لوگ اعتراض کر کے کہتے ہیں کہ "تم عیسائیوں نے گناہوں کی معافی کو بہت آسان بنا دیا ہے۔ تم جتنے چاہو گناہ کرو اللہ تو تمہیں حضرت عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے معاف کر ہی دے گا۔" لیکن یہ انجیل جلیل کی تعلیم نہیں ہے۔ وہاں بیان کیا گیا ہے کہ جو گناہ کرنے میں لگا رہتا ہے وہ حضرت عیسیٰ مسیح کا نہیں ہے، بلکہ وہ شیطان کا فرزند ہے۔ جو بھی یہ محسوس کرتا ہے کہ حضرت

عیسیٰ نے اُس سے اِتنی محبت رکھی کہ اُسے گناہ سے بچانے کے لئے اپنی جان قربان کر دی، وہ اپنے نجات دہندہ کا اِس قدرشکرگزار ہو گا کہ وہ گناہ سے نفرت کرے گا اورمسیح کو خوش کرنے کے لئے نیک اور پاک زندگی بسر کرے گا۔

کیا حضرت عیسیٰ صلیب پرمرے؟

کچھ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ مسیح صلیب پر نہ مرے بلکہ زندہ آسمان پر اُٹھا لئے گئے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ وہ صلیب سے زندہ اُتر آئے اور بہت عرصے تک کشمیر میں رہے اور وہیں فوت ہوئے۔ بہتر ہے کہ آپ انجیل جلیل کا مطالعہ کریں جہاں سب کچھ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ وہاں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر اپنے دشمنوں کے حوالے کر دیا۔ اُنہیں اُن کے دشمنوں اور دوستوں کے روبرو صلیب پر کیلوں سے جڑا گیا۔ مصلوب کرنے والے رومی افسر نے اعلان کیا کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ پھر اُن کے متعدد شاگردوں نے اُنہیں دفن کیا۔ لیکن تین دن کے بعد وہ مُردوں میں سے جی اُٹھے اور اُن کے بہت سے شاگردوں نے چالیس دن کے دوران اُنہیں متعدد بار زندہ دیکھا۔ اِس کے بعد وہ آسمان پرصعود فرما گئے

اور اب وہ وہاں پر اُن لوگوں کی شفاعت کرتے ہیں جو اُن پر ایمان لائے ہیں۔

حضرت عیسیٰ کا کفارہ یقینی ہے

ہم یقین سے یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے حضور المسیح کے کفارے کو قبول کرلیا ہے اور کہ وہ اُن پر ایمان لانے والوں کے گناہ معاف کر دے گا ؟ اِس کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ نے اُنہیں تیسرے دن مُردوں میں سے زندہ کیا۔ حضرت عیسیٰ کا جی اُٹھنا اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ خدا نے اُن کے وسیلے سے معافی کے وعدے کی تصدیق کر دی ہے۔

کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ کے گناہ معاف ہو چکے ہیں؟ اگر آپ شک میں مبتلا ہیں اور موت اور روزِقیامت پاک خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف زدہ ہیں تو آپ بھی حضرت عیسیٰ پر ایمان لاکر اپنے گناہوں کی معافی حاصل کر سکتے ہیں۔ اُنہوں نے آپ کا بھی کفارہ دیا ہے۔ آپ اِس خوش خبری پر ایمان لائیں اور حق تعالیٰ سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو قبول کرے۔ وہ آپ کے گناہ معاف کر دے گا۔ تب آپ کو اطمینان اور ابدی زندگی کا یقین مل جائے گا۔